

پُشتِ چشم : چشم پوشی، آنکھ پھیر لینا۔

مُہر : یہاں صرف یہ حقیقت ملحوظ رکھنی چاہیے کہ مُہر کی شکل فی الجملہ آنکھ سے ملتی جلتی ہے۔

تشریح : محبت و الفت کی ولایت میں ناز و انداز اور حسینوں کی اداؤں کا کوئی ایسا طوار یا صحیفہ یا دفتر موجود نہیں، جس کی پیشانی پر چشم پوشی، بے رخی یا بے پروائی کی مُہر نہ ثبت ہو۔

مطلب یہ کہ محبت کی رسم و راہ میں محبوب جو کچھ بھی کرتے ہیں، وہ عاشقوں سے بے رخی بے پروائی اور تغافل کے سوا کچھ نہیں ہوتا، یہ اس مقام کی عام رسمیں ہیں اور ان پر کسی کو تعجب نہ ہونا چاہیے، لیکن سچے عاشقوں نے ہمیشہ یہ سب کچھ برداشت کیا ہے اور یقیناً برداشت کرتے رہیں گے۔

۶۔ لغات - ابرِ شفق آلود : وہ بادل جس پر آفتاب کے طلوع و غروب کی شعاعوں سے سرخی چھا گئی ہو۔

تشریح : اب میں نے شفق کی سرخی سے لالہ نام ابر کو دیکھا تو یاد آ گیا کہ جب اے محبوب! میں تجھ سے جدا تھا تو باغ پر آگ برس رہی تھی۔

مولانا طباطبائی نے بالکل بجائز مایا کہ لفظ "اب" اس شعر میں کثیر المعنی ہے یعنی یہ کہنا کہ اب یاد آیا صاف بتاتا ہے کہ پہلے یہ بات بھولی ہوئی تھی۔ عاشق نے ہجر میں صدمے اٹھائے، وہ محبوب کو دیکھ کر انتہائی خوشی اور محویت میں سب کے سب یاد نہیں رہ سکتے۔ کچھ مدت گزر جانے کے بعد ایک ایک چیز یاد آرہی ہے اور لطف یہ کہ کوئی نہ کوئی دلکش منظر دیکھ کر ہی پرانی یادیں تازہ ہوتی ہیں اور پتا چلتا ہے کہ جو مناظر ہر لحاظ سے دلاویز تھے، محبوب کی جدائی میں وہ بھی سرا سر رنج و مصیبت اور دلسوزی و دلدوزی کا باعث بن گئے۔ مثلاً یہی شفق کا منظر، جب وہ بادلوں پر چھا جاتی ہے کتنا پیارا معلوم ہوتا ہے، لیکن جب محبوب سے جدائی تھی تو یہی منظر ایسا معلوم ہوتا تھا کہ باغ پر آسمان سے آگ برس رہی ہے۔